ہزاروں طلبہ و طالبات، جامعات کے طلبہ اور حالیہ جنگ کے شہداء کے گھرانوں سے ملاقات - 3 /Nov/ 2025

یوم تیرہ آبان (۴ نومبر ۱۹۷۹)، جو «یومِ طلبہ اور عالمی استکبار کے مقابل قومی جدوجہد کے دن» کے عنوان سے جانا جاتا ہے، کے موقع پر حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای، رہبر انقلابِ اسلامی نے آج صبح ہزاروں طلبہ و طالبات، جامعات کے طلبہ اور بارہ روزہ مسلط کردہ جنگ کے شہداء کے بعض خاندانوں سے ملاقات میں، تیرہ آبان ۱۳۵۸ھ ش (۴ نومبر ۱۹۷۹ء) کو امریکی سفارت خانے—جو انقلابِ اسلامی کے خلاف سازشوں اور منصوبہ بندی کا مرکز تھا—کے تسخیر کی سالگرہ کے طور پر یاد کرتے ہوئے اسے «فخر و فتح کا دن» اور «امریکی استکباری حکومت کی حقیقی شناخت کے آشکار ہونے کا دن» قرار دیا۔

انہوں نے اس دن کو قومی حافظے میں محفوظ رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ملتِ ایران کے ساتھ امریکہ کی دشمنی کے پس منظر کی وضاحت کی، جو اٹھائیس مرداد ۱۳۳۲ھ ش (۱۹ اگست ۱۹۵۳ء) کے قیام سے شروع ہوئی اور آج تک جاری ہے، اور اس امر پر تاکید کی کہ جمہوریۂ اسلامی اور امریکہ کے درمیان اختلاف ایک بنیادی اور فطری اختلاف ہے، جو امریکہ اور جمہوریۂ اسلامی کے دو متقابل مفادات سے جنم لیتا ہے۔

رہبر انقلاب نے فرمایا کہ صرف اسی صورت میں—کہ امریکہ صہیونی ملعون حکومت کی اپنی مکمل حمایت ختم کرے، خطے سے اپنے فوجی اڈے سمیٹ لے اور علاقائی امور میں مداخلت ترک کرے—امریکیوں کی جانب سے ایران کے ساتھ تعاون کی درخواست، نہ قریبی مستقبل میں بلکہ آئندہ زمانوں میں، قابلِ غور ہو سکتی ہے۔

رہبر انقلاب نے مزید تاکید فرمائی کہ ملک کے بہت سے مسائل کا علاج اور اسے محفوظ بنانے کا راستہ صرف طاقتور بننے سے گزرتا ہے ؛ اور یہ قوت انتظامی، علمی، عسکری اور عزم و حوصلے کی صورت میں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اپنے دائرۂ کار میں آنے والے تمام امور کو پوری قوت اور سنجیدگی کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔

اس ملاقات میں حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے ملتِ ایران کے ساتھ امریکہ کی دشمنی کے تاریخی پس منظر اور تیرہ آبان ۱۳۵۸ھ ش (۴ نومبر ۱۹۷۹ء) کو پیش آنے والے تاریخ ساز واقعے، یعنی جاسوسی کے اڈے کے تسخیر، کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکی سفارت خانے پر نوجوانوں کے اس اقدام کو دو زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے: ایک تاریخی زاویہ اور دوسرا شاختی زاویہ۔

تاریخی نقطۂ نظر سے انہوں نے تیرہ آبان ۵۸ھ ش (۴ نومبر ۱۹۷۹ء) اور امریکی سفارت خانے پر طلبہ کے جرات مندانہ اقدام کو ملتِ ایران کے لیے فخر اور کامیابی کا دن قرار دیا اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ایران کی تاریخ میں فتح و سربلندی کے ایّام بھی ہیں اور کمزوری و زوال کے دن بھی، اور دونوں اقسام کے واقعات کا قومی حافظے میں محفوظ رہنا ضروری ہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے تمباکو کے استعماری معاہدے کی منسوخی، جو میرزائے شیرازی کے فتوے کے ذریعے عمل میں آئی، اور وثوق‌الدولہ کے معاہدے کی تنسیخ اور مرحوم شہید مدرس اور ان کے رفقاء کی جدوجہد سے برطانیہ پر غلبے کو معاصر تاریخ کے درخشاں اور شیریں واقعات کے طور پر یاد کیا۔

انہوں نے طلبہ، طالبات اور اہلِ مطالعہ کو ان واقعات کے بارے میں پڑھنے اور بحث کرنے کی مؤکد سفارش کرتے

ہوئے فرمایا کہ خوشگوار واقعات کے اندراج اور حفاظت کے ساتھ ساتھ، ہمیں تلخ حقائق کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے ؛ جیسے ۱۲۹۹ھ ش کی برطانوی سازش کے تحت ہونے والی بغاوت (۲۱ فروری ۱۹۲۱ء)، رضاخان کا اقتدار تک پہنچنا، اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے مظالم، سختیاں، بے مثال آمریت، جبر و استبداد اور ملک پر بیرونی تسلط۔

انہوں نے تیرہ آبان ۱۳۵۸ھ ش (۴ نومبر ۱۹۷۹ء) اور امریکی سفارت خانے کے تسخیر کے واقعے کو تاریخ اور قومی حافظے میں محفوظ کرنے اور عوام کو اس سے آگاہ رکھنے کو ناگزیر قرار دیا، اور اس عظیم واقعے کے شناختی پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اقدام نے ایک طرف ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حقیقی شناخت کو آشکار کیا اور دوسری طرف انقلابِ اسلامی کی اصل روح اور حقیقی ماہیت کو پوری طرح نمایاں کر دیا۔

رہبر انقلاب نے لفظ «استکبار» کی قرآنی اصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مفہوم خود کو برتر سمجھنا ہے، اور کہا: کبھی کوئی فرد یا کوئی حکومت اپنے آپ کو برتر خیال کرتی ہے، لیکن دوسروں کے مفادات پر دست درازی نہیں کرتی ؛ ایسی صورت میں دشمنی کو ہوا نہیں ملتیـ لیکن کبھیـــجیسا کہ ایک دور میں برطانوی حکومت اور آج امریکہــاپنے آپ کو یہ حق دیتی ہے کہ قوموں کے حیاتی مفادات پر ہاتھ ڈالے، ان کے لیے فیصلے کرے، یا کسی ایسے ملک میں جہاں مضبوط حکومت اور بیدار قوم موجود نہ ہو، اپنے فوجی اڈے قائم کرے، یا قوموں کے تیل اور وسائل کو لوٹ لے ؛ یہی وہ استکبار ہے جس کے ساتھ ہماری دشمنی ہے اور جس کے خلاف ہم نعرہ بلند کرتے ہیں۔

رہبر انقلاب نے ملتِ ایران کے ساتھ امریکہ کی عداوت کے تاریخی پس منظر کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: تحریکِ مشروطہ کے بعد تقریباً چالیس برس تک، ایران یا تو بدامنی اور انتشار کا شکار رہا، یا بیرونی حکومتوں کی مداخلت کا سامنا کرتا رہا، یا رضاخان کی سخت گیر آمریت اور بے رحم استبداد میں مبتلا رہا ؛ یہاں تک کہ تقریباً ۱۳۲۹ھ ش (۱۹۵۱ء) میں خدا کے لطف سے ملک میں ڈاکٹر محمد مصدق کی قومی حکومت برسر اقتدار آئی، جس نے انگریزوں کے مقابلے میں ڈٹ کر کھڑے ہونے کی جرأت دکھائی اور ملک کے تیل کوــجو تقریباً مفت ان کے قبضے میں تھاــقوم کی ملکیت میں لے لیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے برطانیہ اور اس کے ہم نوا عناصر کی جانب سے حکومتِ مصدق کو ناکام بنانے کی سازشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، مصدق کی سادہ لوحی اور اس غفلت کو یاد دلایا کہ انہوں نے برطانیہ کے شر سے نجات کے لیے امریکہ سے مدد طلب کیـ انہوں نے فرمایا: امریکیوں نے مصدق کو بظاہر مسکراہٹ دکھائی، مگر پردے کے پیچھے برطانیہ کے ساتھ مل کر بغاوت برپا کی، قومی حکومت کو گرا دیا، اور فرار شدہ شاہ کو دوبارہ ایران واپس لے آئے۔

رہبر انقلاب نے قومی حکومت کے خاتمے کو ملتِ ایران کے لیے ایک سخت نقصان قرار دیا اور فرمایا: ہماری قوم نے ۲۸ مرداد ۱۳۳۲ھ ش (۱۹ اگست ۱۹۵۳ء) کی بغاوت کے ذریعے امریکہ اور اس کے استکباری مزاج اور خطرناک فطرت کو پہچان لیا ؛ اور اس بغاوت کے بعد شاہ کی واپسی کے ساتھ، امریکہ کی پشت پناہی میں محمدرضا کی پچیس سالہ سخت، جابر اور سفاک آمریت ملک پر مسلط رہیـ

رہبر انقلاب نے انقلابِ اسلامی کے ساتھ امریکہ کے پہلے عملی تصادم کو امریکی سینیٹ کی ایک دشمنانہ قرارداد قرار دیا، اور محمدرضا کو امریکہ میں پناہ دیے جانے پر عوامی غصے کے بھڑک اٹھنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ملتِ ایران نے محسوس کیا کہ امریکی، محمدرضا کو اپنے یہاں رکھ کر ۲۸ مرداد جیسی ایک اور بغاوت کی

تیاری کر رہے ہیں اور اسے دوبارہ ایران واپس لانے کی سازش بُن رہے ہیں ؛ چنانچہ عوام غم و غصے کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئے، اور عوامی تحریک کا ایک حصہ—جس میں طلبہ پیش پیش تھے—بالآخر امریکی سفارت خانے کے تسخیر پر منتج ہوا۔

رہبر معظم آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے فرمایا کہ طلبہ کا ابتدائی ارادہ یہ تھا کہ وہ دو تین دن کے لیے سفارت خانے میں موجود رہیں اور محض ملتِ ایران کے غم و غصّے کو دنیا کے سامنے منعکس کریں ؛ لیکن انہوں نے توجّہ دلائی کہ سفارت خانے کے اندر ایسے دستاویزات برآمد ہوئیں جن سے واضح ہوا کہ معاملے کی گہرائی تصوّرات سے کہیں بڑھ کر ہے اور امریکی سفارت خانہ درحقیقت انقلابِ اسلامی کو نابود کرنے کے لیے سازشوں اور منصوبہ بندی کا مرکز ہے۔

رہبر انقلاب نے دنیا میں سفارت خانوں کے عمومی کام—یعنی معلومات جمع کرنا اور انہیں اپنے ممالک کو منتقل کرنا—کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: امریکی سفارت خانے کا مسئلہ محض معلومات اکٹھی کرنا نہیں تھا، بلکہ وہاں ایک سازشی کمرہ قائم کر کے سابقہ حکومت کے باقی ماندہ عناصر، فوج کے بعض افراد اور دیگر عناصر کو انقلاب کے خلاف منظم کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی ؛ چنانچہ جب طلبہ اس حقیقت سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے سفارت خانے کو اپنے قبضے میں برقرار رکھا۔

انہوں نے امریکی سفارت خانے کے تسخیر کے واقعے کو ایران اور امریکہ کے درمیان مشکلات کی ابتدا قرار دینے کی تشریح کو درست نہیں مانا اور فرمایا: ہمارا مسئلہ امریکہ کے ساتھ ۲۸ مرداد ۱۳۳۲ھ ش (۱۹ اگست ۱۹۵۳ء) سے شروع ہوا، نہ کہ ۱۳ آبان ۱۳۵۸ھ ش (۴ نومبر ۱۹۷۹ء) سے۔ مزید یہ کہ سفارت خانے کے تسخیر سے انقلاب کے خلاف ایک عظیم سازش اور خطرے کا انکشاف ہوا، اور طلبہ نے اس اہم اقدام کے ذریعے دستاویزات کو یکجا کر کے اس سازش کی اصل ماہیت کو بے نقاب کر دیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے انقلاب کے خلاف دشمنیوں اور گوناگوں سازشوں کی بنیادی وجہ یہ بیان کی کہ ایک شیریں نوالہ امریکہ کے حلق سے نکل گیا اور ایران کے وسائل پر اس کی بالادستی ختم ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا: وہ آسانی سے ایران سے دست بردار ہونے کے لیے تیار نہیں تھے، اس لیے ابتدا ہی سے اپنی اشتعال انگیز کارروائیاں صرف جمہوریۂ اسلامی کے خلاف نہیں بلکہ پوری ملتِ ایران کے خلاف شروع کر دیں۔

انہوں نے انقلاب کے بعد کے برسوں میں ملتِ ایران کے خلاف امریکہ کی مسلسل دشمنی کو امام بزرگوار کے اس فرمان کی حقانیت کی دلیل قرار دیا کہ «جو کچھ بھی چلانا ہے، امریکہ کے خلاف چلاؤ»، اور مزید فرمایا: ان کی دشمنی محض زبانی نہیں تھی ؛ انہوں نے جو کچھ ان کے بس میں تھا، انجام دیا—پابندیاں عائد کیں، سازشیں کیں، جمہوریۂ اسلامی کے فطری دشمنوں کی مدد کی، صدام کو ایران پر حملے کے لیے اکسایا اور ہر پہلو سے اس کی مدد کی، تین سو مسافروں سے بھرا ہوا ایرانی مسافر طیارہ مار گرایا، وسیع پیمانے پر تبلیغاتی جنگ چھیڑی اور حتیٰ کہ براہِ راست فوجی حملے کر کے ملتِ ایران کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی—کیونکہ امریکہ کی استکباری سرشت، انقلابِ اسلامی کی استقلال پسند سرشت کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتی تھی ؛ اور امریکہ اور جمہوریۂ اسلامی کے درمیان اختلاف کوئی وقتی یا حکمتِ عملی کا اختلاف نہیں بلکہ ایک فطری اور بنیادی اختلاف ہے۔

رہبر انقلاب نے اُن افراد کے بیانات کو، جو نعرۂ «مرگ بر امریکہ» کو ملتِ ایران سے امریکہ کی دشمنی کی علت قرار دیتے ہیں، تاریخ کو الٹا لکھنے کے مترادف قرار دیا اور فرمایا: یہ نعرہ وہ سبب نہیں ہے جس کی بنا پر امریکہ اس

انداز سے ہماری ملت کے مقابل آ کھڑا ہوا ہے۔ امریکہ کا مسئلہ جمہوریۂ اسلامی کے ساتھ ایک فطری ناسازگاری اور مفادات کا بنیادی تصادم ہے۔

انہوں نے بعض افراد کے اس سوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ: «ہم نے امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا، لیکن کیا یہ صورتِ حال ہمیشہ کے لیے رہے گی اور کیا کبھی بھی اس سے تعلقات قائم نہیں ہوں گے؟» فرمایا: اوّل تو یہ کہ امریکہ کی استکباری فطرت تسلیم محض کے سوا کسی اور چیز کو قبول ہی نہیں کرتی ؛ یہ وہ بات ہے جسے امریکہ کے تمام صدور چاہتے رہے ہیں، اگرچہ زبان پر نہیں لاتے تھے، لیکن موجودہ صدر امریکہ نے اسے صراحت کے ساتھ کہہ دیا اور یوں درحقیقت امریکہ کے باطن کو بے نقاب کر دیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے ملتِ ایران سے—اس سطح کی صلاحیت، وسائل، فکری و معرفتی پس منظر اور بیدار و باانگیزہ نوجوانوں کے ہوتے ہوئے—تسلیم ہونے کی توقع کو سراسر بے معنی قرار دیا اور فرمایا: دور کے مستقبل کے بارے میں کوئی قطعی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، لیکن اس وقت سب کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ بہت سے مسائل کا علاج طاقتور بننے میں ہے۔

انہوں نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ ملک کو طاقتور بنانا ناگزیر ہے، فرمایا: حکومت کو اپنے دائرۂ کار میں، مسلح افواج کو فوجی امور میں، اور نوجوانوں کو تعلیم اور علمی محنت کے میدان میں پوری قوت کے ساتھ کام کرنا چاہیے ؛ کیونکہ اگر ملک طاقتور ہو جائے اور دشمن یہ محسوس کر لے کہ ایک مضبوط ملت سے ٹکر لینے میں نہ صرف اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ نقصان اٹھانا پڑے گا، تو یقیناً ملک محفوظ ہو جائے گا۔ لہٰذا فوجی طاقت، علمی قوت، انتظامی صلاحیت اور بالخصوص نوجوانوں کے حوصلے اور جذبے کی مضبوطی نہایت ضروری ہے۔

رہبر انقلاب نے ایران کے ساتھ تعاون کے بارے میں بعض امریکی بیانات کے حوالے سے واضح فرمایا: ایران کے ساتھ تعاون، امریکہ کی طرف سے ملعون صہیونی غاصب رژیم کی مدد اور حمایت کے ساتھ کسی صورت ہم آہنگ نہیں ہو سکتا۔

انہوں نے عالمی رائے عامہ میں صیہونی نظام کی رسوائی اور مذمت کے باوجود امریکہ کی جانب سے اس کی مسلسل مدد، پشت پناہی اور حمایت کو ایران سے تعاون کی درخواست کے ساتھ بے معنی اور ناقابلِ قبول قرار دیا اور فرمایا: اگر امریکہ مکمل طور پر صہیونی رژیم کی حمایت ترک کر دے، اپنے فوجی اڈے خطے سے سمیٹ لے اور اپنی مداخلتوں کا خاتمہ کرے، تو اس معاملے پر غور کیا جا سکتا ہے—اگرچہ یہ بات نہ موجودہ وقت سے متعلق ہے اور نہ ہی قریب کے مستقبل سے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے اپنے خطاب کے آخری حصّے میں نوجوانوں کو معرفت میں اضافہ کرنے اور ملک کے آج، کل اور آنے والے کل کے بنیادی سیاسی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کی تلقین کی، اور اس مقصد کے لیے فکری و معرفتی حلقے قائم کرنے اور تلخ و شیریں واقعات کا سنجیدہ جائزہ لینے کی تاکید کی۔ انہوں نے فرمایا: علم کو ملک میں آگے بڑھنا چاہیے۔ چند برس پہلے ہماری علمی تحریک اور پیش رفت بہت اچھی تھی، لیکن اب اس میں کچھ کمی آئی ہے ؛ یونیورسٹیوں کے ذمہ داران، محققین اور طلبہ کو ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیے کہ ملک کی علمی رفتار سست پڑ جائے۔

انہوں نے ملک کی عسکری طاقت میں ترقی پر زور دیتے ہوئے فرمایا: فوجی شعبہ، بحمداللہ شب و روز مصروفِ

عمل ہے اور مسلسل آگے بڑھ رہا ہے، اور آئندہ بھی مزید پیش رفت کرے گا، تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ ملتِ ایران ایک طاقتور ملت ہے جسے کوئی بھی طاقت نہ تسلیم پر مجبور کر سکتی ہے اور نہ گھٹنوں پر لا سکتی ہے۔

رہبر انقلاب نے اسی ملاقات میں، حضرت فاطمۂ زہراؑ اور حضرت زینبؑ کے نام کے ذکر کی مناسبت سے نوجوانوں کو ان درخشاں چوٹیوں کی عملی پیروی کی نصیحت کی اور فرمایا: اپنے اطراف کے لوگوں کو ان عظیم ہستیوں کے طرزعمل سے توجّہ اور سبق حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے صالح بندگانِ خدا کی مطلوب نماز، حجاب کو ایک دینی، فاطمی اور زینبی مسئلہ سمجھنے، قرآن سے انس، اس کی روزانہ تلاوت، اور معنویات کے ساتھ تعلق کو نوجوانوں کے لیے ضروری قرار دیا اور مزید فرمایا: اس پُرآشوب اور مسائل سے بھرے دور میں ہمارا نوجوان اسی وقت حقیقی معنوں میں «مرگ بر امریکہ» کہہ سکتا ہے اور زمانے کے فرعونوں کی دھونس اور طاقت کے مقابل ڈٹ سکتا ہے، جب وہ باطنی طور پر، دینی و اعتقادی لحاظ سے، اور خدائی طاقت پر توکل کے اعتبار سے مضبوط ہو۔

رہبر انقلاب نے نوجوانوں کے دلوں کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلسل رابطے کو ملک کی پیش رفت کے تسلسل اور دشمنوں کے مقابلے کی صلاحیت میں اضافے کا سبب قرار دیا۔